سوال

طمہ رضی (269) ملا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک جوکہ رسول اللہ ﷺ کی ملکیت تھا۔ وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیوں نہ مل سکا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لمہ یہ مال لڑائی کے بغیر اور صلح کرنے کے عوض تھا اس لیے اسے مال فئی کہتے ہیں۔ اور یہ باغ آپؐ کے حصہ میں آیا۔ آپؐ اس باغ سے اپنے گھر والوں پر بھی خرچ کرتے اور غربا میں بھی۔ آپؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے اس باغ کا مطالبہ کیا تو آپؓ نے انہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ا

ں سے متعلقہ روایات اس طرح ہیں :

«عن عائشہ۔ أن فاطمۃ والعباس علیہما السلام أتیا أبا بکر یلتمسان میراثھما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھما یطلبان أرضیھما من فدک و سھمھما من خیبر فقال لھما ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ماترکنا صدقۃ انما یأکل آل محمد من ھذا المال قال ابو بکر واللہ لا أدع أمرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ فیہ إلا صنعتہ» (صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ماترکنا صدقۃ)

ن عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ دونوں (رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد) ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے آپؐ کا ترکہ مانگتے تھے یعنی جو زمین آپؐ کی فدک میں تھی اور جو حصہ خیبر کی اراضی میں تھا طلب کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے

انبیاء کی وراثت ان کی وفات کے بعد ورثا میں تقسیم نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں گزر چکا ہے۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہؓ سے بھی اس طرح مروی ہے کہ :

لا تقسم ورثتی دینارا ماترکت بعد نفقۃ نسائی و مؤنۃ عاملی فھو صدقۃ»

’’آپؐ نے فرمایا: میرے وارث اگر میں ایک اشرفی چھوڑ جاؤں تو اس کو تقسیم نہیں کر سکتے بلکہ جو جائیداد میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بیویوں اور عملہ کا خرچہ نکال کر جو بچے وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کیا جائے۔‘‘ (سنن ابی داؤد کتاب [illegible] 2974)

ہے :

«عن ابی عبداللہ قال ان العلماء ورثۃ الأنبیاء وذالک ان الانبیاء .... دراھما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثھم فمن اخذ بشئ منھا اخذ بحظ وافر» (اصول کافی 1 : 32 باب صفۃ العلم وفضلہ)

ع‘‘

ر یہ صرف انبیاء کی اولاد ہی کے لیے قانون نہیں بلکہ ان کی بیویوں اور دوسرے رشتہ داروں کے لیے بھی ہے کہ انبیاء کی وراثت سے انہیں کچھ نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ نبیؐ کی وفات کے بعد امہات المؤمنینؓ نے جب آپؐ کا ترکہ کے لیے ارادہ کیا تو حضرت عائشہؓ نے منع کر دیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

ان أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أردن أن یبعثن عثمان إلی أبی بکر یسألنہ میراثھن فقالت عائشۃ ألیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ماترکنا صدقۃ» (صحیح بخاری کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ماترکنا صدقۃ)

’’حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپؐ کی بیویوں نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمانؓ کو ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجیں اور اپنے ورثہ کا مطالبہ کریں تو اس وقت میں (عائشہ) ان کو کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ [illegible]‘‘

یہ ایک قانون تھا جس پر حضرت محمد ﷺ کی ذات بھی شامل ہے۔ لہٰذا ان احادیث کی روشنی میں حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو باغ فدک وراثت میں نہ دیا اور اس طرح اس حدیث کے تحت امہات المؤمنین بھی آپؐ کے ترکہ سے محروم رہیں۔

فتاویٰ ارکان اسلام

نماز کے مسائل